رجسٹرڈ نمبر ۷۸۳

REGISTERD NO.A.783



مشتاق المطابع پریس لکھنؤ کشمیا اشرفیہ میں باہتمام حکیم محمد ممتاز حسین مالک اڈیٹر چھپ کر شائع ہوا

قیمت فی پرچہ

منیجر کی نہایت ضروری گزارش

قواعد وضوابط

(۱) اُجرت اشتہارات اور قیمت اودھ پنچ بہر حال پیشگی لیجاتی ہے۔

(۲) شاگردان مدارس کے ساتھ بشرطیکہ اپنی ہیڈ ماسٹر یا پرنسپل کی تصدیق بھیجیں سالانہ قیمت میں ایک روپیہ کی رعایت کی جائے گی یعنی للعہ سالانہ قیمت لیجائے گی یہ ضروری شرط ہے۔

(۳) قیمت اودھ پنچ کا وی پی نہیں بھیجا جاتا اسوجہ سے کہ ڈاک کے علاوہ وی پی بھیجنے میں خرچ زیادہ ہوتا ہے۔

(۴) نمونہ بازوں کو معلوم رہنا چاہیے کہ اودھ پنچ ایک مشہور ظریف پرچہ ہے اور مدتوں سے خدمت ملک کر رہا ہے نمونے کے طور پر ایک پرچہ دیکھنے سے اسکی تمام خوبیاں ناظرین دریافت نہیں کر سکتے۔ ہر ایک نمبر میں نئے مضامین ہوتے ہیں ممکن ہے کہ جو پرچہ نمونے کا آپ کو ملے اُس میں آپ کے مذاق کے مضامین نہوں اور دوسرے پرچے میں آپ حسب خواہش مضامین ہوں۔ لہذا یہ بہتر ہے کہ آپ امتحاناً تین ماہ کے واسطے خریدار بن جائیں اگر اس پرچہ کے مضامین آپکے مفید مطلب اور مذاق کے موافق معلوم ہوں تو پھر مہینہ کے اندر مزید تین روپیہ بھیجکر آپ مدت خریداری کو ایک سال تک بڑھا سکتے ہیں۔ ورنہ الخیر بخیر اور سلامت۔ بندہ پرور۔ ایک مشہور رسالہ و پرانے پرچہ کا نمونہ طلب کرنا ہی فضول ہے۔

(۵) طالبان مفت اگر اہل جیب پر قیمت کا بار نہیں ڈال سکتے تو انہیں لازم ہے کہ کچھ سالانہ خریداروں سے قیمت بھجوائیں اور اس طرح اپنے نام ایک سال کے لیے اودھ پنچ بلا قیمت جاری کروالیں۔ دام و درم نہیں تو قدری کوشش سے فائدہ اُٹھائیں۔ مذہب یا نادراری یا یتیمی کا واسطہ دلانا خلاف حمیت ہے۔

(۶) یہ تو ہم کہہ نہیں سکتے کہ ڈاک کے صاحب زادے ہیں۔ یہاں سے ہر پرچہ روانہ کرتے ہیں وہ راستہ میں کبھی گم ہو جاتا ہے لیکن یہ مشاہدہ ہے کہ ہر نمبر کے اشاعت کے عقب میں پانچ چار شکایت نامہ منیجر کے نام ضرور آتے ہیں ہمارا یہ کام نہیں کہ ساتھ ہزاروں خریداروں کے دوستخانے پر بنا بندوبست خود نہیں پہنچ سکتا اور پرچہ کو گرجانے کی عادت ہے یا ان کی عادت کا خلل ہی ہے کہ گم شدہ نمبر دوبارہ حاضر خدمت کیا جائے پرچہ کی اشاعت سے غرض یہی ہے کہ آپ حضرات ملاحظہ فرمائیں ناخوش کرنا مقصود نہیں ہے۔ لہذا عمداً تساہل نہیں ہوتا۔

(۷) میعاد خریداری ختم ہونے سے ایک ہفتہ قبل دفتر سے اطلاعی خط روانہ ہوتا ہے اگر اسکا جواب نہ ملا تو زیادہ تنگ طلبی اور زبردستی نہیں کیجاتی پرچہ بند کر دیا جاتا ہے۔ لہذا تجدید خریداری منظور ہو تو فوراً اطلاعی عریضہ کا جواب ملنا چاہیے جسکی روانگی کی رسید ڈاکخانے سے حاصل کر لی جاتی ہے۔

(۸) جن اشتہارات واطلاعات کی بابت میں منیجر اودھ پنچ کا نام نہیں ہے انکے متعلق جملہ خط وکتابت مشتہر کے نام ہونی چاہیے۔

(۹) جو مضامین اودھ پنچ کی سلیکٹ پالیسی کے مطابق نہ نکلے وہ شائع نہ ہونگے اور انکی واپسی پر بھی ہم مجبور نہیں ہیں۔

(۱۰) مضامین صاف خط میں کاغذ کے ایک ہی رُخ پر لکھے جائیں۔ مذہبی حیثیت سے کسی شخص یا قوم کی تنقیص اُن میں نہو فقط

نوٹ

جو حضرات خریدار ہیں انہیں خط وکتابت میں نمبر خریداری ضرور لکھنا چاہیے جو کہ اُن کے نام کی چٹھی پر لکھا ہوا ہوتا ہے۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

جلد ۱۲ نمبر ۱
مضامین
شنبہ ۷ جنوری ۱۹۲۸ء

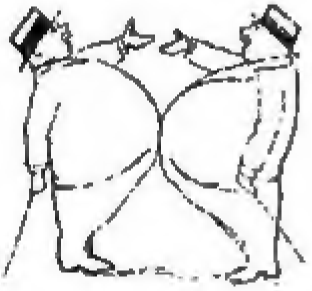
شرابِ کہنہ بجامِ نو

پلا ساقیا حُبِّ قومی کا جام
کہ ظلمت کے دن کی نظر آئے شام
ستارہ چمکنے لگے اوج پر
اٹھانے لگیں ہم ترقی کا سر
افق سے مصیبت کے بادل چھٹیں
جو ہیں مشکلیں سب ہماری کٹیں
محبت ہو ہر روح و ہر فرد میں
کہیں مصر لپٹے جسم و روح میں
نہ زنداں سگ ہو نہ ہو گوش خر
نہ غوغا نہ پشتو نہ شر ہو نہ شور
کوئی اپنی قلت پہ گریاں نہ ہو
کوئی اپنی کثرت پہ نازاں نہ ہو
ہر اک سمجھے ہندوستاں کو وطن
گرو سے جب جنگ ہو وہ ہیں کا کفن
وطن کے لیے جان قرباں ہو
یہی ذکر ہر ایک کو رہے آن ہو
نہ چھپے دلوں میں عداوت کا بھید
جہالت شقاوت کی شب کی جگہ
ملیں اسلحے جیسے شیر و شکر
ہو لڑکے عدو کو کہیں ہمت نظر
کسی کے نہ بہکانے میں آئیں ہم
ملک میں عداوت کو راہ عدم
رہیں یوں کہ اک جان دو تن ہیں
ہم دونوں مطلوب و طالب نہیں
لگائی بجھائی کی بھٹی ہو سرد
تو ہو ہند میدان جنگ و نبرد
ہر اک عافیت سے بھری ہو نفس
جہاں پائے دشمن کو بس کا نفس ہے
رہیں ریب و غماز سے دور دور
کہ لانے نہ پائے وہ ہرگز فتور
مرے اچھے ساقی نہ کر اب تو دیر
پلا کر شراب سب کی عقلوں کا پھیر
بس اک جی ہو ایک آواز ہو
پرستاری ملک پر ناز ہو
کہیں رہ کے ہم سب ہیں خدامِ ہند
نہیں غیر کا شیشہ و جامِ ہند
ہمیشہ یہ میخانہ آباد ہو
ہو جو دشمن اس کا وہ برباد ہو
خزاں سے بری ہو وطن کا چمن
نکل جائیں سب اس سے زاغ و زغن
مسرت کا بلبل چہکتا رہے
گلوں کا مزا نت چکھتا رہے
خبر ہے تجھے آ گیا سالِ نو
بزن فالِ نو کا و دورِ خساں نو
سنہ بست و ہفتم روانہ ہوا
نیا اب مرے سے زمانہ ہوا
سنہ بست و ہشتم ہے کرسی نشیں
ہے زیرِ نگیں اسکے ساری زمیں
اٹھ اور بادہ میں سالِ نو کے پلا
نہ انکار میں اپنی گردن ہلا
پلا دے کہ ہوں رنج میں مبتلا
ہے سالِ گزشتہ کا کرنا گلا
سنا ہے کہ [illegible] اختر طلان
بہت ہند میں آ کے ہو اب یہ رواں

نسیم کو بہمہ کی وارد ہوئے
بہت دھوم سے خیر مقدم ہوا
کہ پہنچے ہوانے پہ خلقت گئی
بڑے لاٹ صاحب جو آئے مگر
وہ ہوتے اگر وارد بمبئی
چو اک جام ساقی پلا دے مجھے
غرض کیا انھیں سیر و تفریح سے
کیا اس لیے یہ سفر اختیار
پڑھایا لے اہل لندن نے کیا
سیاں جان گل یا کے استاد ہیں
اسے کر دیا ہو گا ہر فن میں طاق
مہذب ہے یا اور وحشی یہاں ہم
مگر آ کے دیکھا یہاں شاہ نے
محاسن تو سمجھا سب نہیں
جو چلتے تھے یاں مرد و زن و پیر
لباس ان کا ہے گو کہ انگریزین
یہ شملہ ہے بالا زکیسے ہنر دست
بصورت کسا نیکوں مرد و مس اند
یہ تفسیر ہے ان کو بہمہ ملا
ہیں کوٹ پتلون اب سب پہنے
گئے بھول یہ ملک داری کے طور
بہت اچھے نزدیک ہے دور ایماں
مقرر ہیں سب بارہ گوئی میں طاق
تحمل کناں را نخواند مرد
دگر در سرش ہول بیداگی ست
ہیا خوب تسلیم کا یہ ثمر
یہ حسنِ تمدن کی ہے بانگی
قدم لیجیے ایسے استاد کے
کہا شاہ نے دیکھ کر ان کے طور
ہم ہند آن مردوں سے کم
نہیں ان میں جوشِ اخوت نہیں
بڑے خود غرض ہیں بڑے چالباز
نہ ان کی سنو عقل سے کام لو
یہی آتشِ کینہ بھڑکاتے ہیں
کرو دین سے عاقبت درست

قدم ہند کی سرزمیں نے چومے
خزاں میں بہاراں کا سا غم ہوا
کھلاتے گل کہ ان میں شمع کا بھی
کی اب جو طبیعت ہوئی وقت پر
تو بھیجو طلعت کے ہوتے سراپا گئی
تو طلعت سفر کی بنا ڈالی
کہا یہ ہے پر طلعت تصریح سے
کرو کہیں زری ہند کا حالِ زار
اسے ڈیڑھ سو سال میں کیا دیا
ہنر ہر طرح کے انھیں یاد ہیں
یہ ہر علم میں ہو گیا لاک دیا ق
یا یہاں سو بکسرت جیسا انگم
کو لپٹا گیا کو کہ کا وسنے
مودب نہیں یہ صدہ سب یہ ہنا
وہ ہیں جو تی ہزار میں آج فرد
مگر آدمیت کی بو تک نہیں
خرار حق الناس ہو شد خر است
چو صورت جان ہے گر دم در گشتہ
نہ تہذیب ہے ان کو سب واسطہ
بڑے لاٹ ہی کے مصاحب ہو کچھ
سہی یاد خدمت گزاری کے طور
کہ دستِ غلامی پہ فخر ور ہیں
بولتے ہیں وہ جنھوں نوں میں طاق
کہ بیچارہ اذ ہم سر بہ گرد
گریزند ازدو کایں چو دیوانگی ست
کہ اپنوں کے دشمن ہوئے سر بسر
کہ رکھتے ہیں خویشوں سے بیگانگی
بچے کیسے کیسے ہنر یاد تھے
کہ بھائی کرو اپنی حالت پہ غور
و تم سب کی کرتے ہیں عقل گم
مروت نہیں ہے محبت نہیں
بڑے فتنہ پرور بڑے حیلہ ساز
تحمل انکی منہ زوری کی تھام لو
لڑا کر یہی جوڑ بھڑکاتے ہیں
نہ لڑا کرو عافیت تنگ ہیست

[illegible]



«اخاہ دوست ہاتھ ملاؤ» «بالفعل پیٹ مل سکتا ہے»

انجمن معین الادب لکھنؤ کا آٹھواں سالانہ مشاعرہ

زیر صدارت عالیجناب راجہ صاحب [illegible] ... سید [illegible] حسن صاحب [illegible] ... ہندوستان کے [illegible] ...

[illegible]

برقی انگوٹھی

یہ انگوٹھی [illegible] ... بجلی کی طاقت سے تیار کیا ہے [illegible] ...

[illegible]

حافظ بخش [illegible] سوداگر [illegible] بازار [illegible] لکھنؤ

سید محمد جعفر حسین [illegible]

جنھیں کہتے ہیں مسٹر شیخ
کہ وہ تھے باغ کمیشن کے ...
اگر آئے کمیٹی کی مسٹر ... سا
ہوئے مسٹر ... فضلی
بہت کانگریس نے کیا ...
یہ مانا ... تو ... نقشہ
کہ ہندو کی سزا اور عزت نہیں
... کا گر ... ہیں جو ...
صفات ... بیان ... ہیں ...
... کو ... بیان
... سے ... نہیں
... ہیں کہ ... کو دیا
... کا ... ہے ...
... کے ... سے ...
... جو ... ہوں کو
... نے ... کی
... نے کیا ... جاننے
... سب ... کے ...
ثبوت ... تھا ... تعاون
جب ... جب ... کیل
... ہے ... کا ...
کے ... کی ملاقات میں

وہی ... تب ... میں
... تھے دلی ... کو
... نہیں ... میں
ہماری ... کی ...
... کمیٹی ... ہو
... جو ... کا
نہیں ... ہے ... نہیں
... وقت ... میں ...
دل ... سے ...
... خون کی ...
اصول ... کے ... نہیں
... کی ...
... گی ... ایک
... ہو ...
... ان ... کو
کہ وہ ... نہیں ... بھی
... ہے ...
... خدمت ... ورنہ
کہ ... ہے ... سال سے
... نہ ... کی ...
کہ ... بسیط ... عنوان
... کیا ... پانی ...
باقی آیندہ

دربار ...

تحائف سال نو

وسیرت باقی

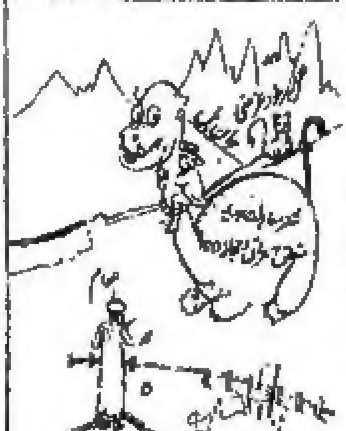
مرزا ... حافظ سید ... حسن صاحب ... کی نقش بندی قابل ملاحظہ ہے آپ نے حضرت خواجہ غریب نواز کی سیرت نہایت محنت اور ... کے ساتھ تصنیف کی اور ... ہے۔ ... کے بعد ... شریف کی تصویر ہے اور ... میں حضرت مصنف کی شبیہ ... ہے قیمت ... ۵

... ناک ... و تصویر ...

... جاتا ہے۔ نیک بزرگوں کی سیرت خوردوں کے واسطے دستور العمل ہے۔ روحانی امراض کے دفع کا بھی ایک طریقہ ہے۔ امید کہ ساحبان ذوق اس سے باقی ہے ... کا سبق ... کے اعمال کی درستی میں مدد حاصل کریں گے ورنہ کف افسوس مل کے کرنا پڑے گا ...

معلق فی غفلۃ ... الکتب

... قیمت زیادہ نہیں ہے۔ دفتر ... کوچہ چیلاں ... دہلی سے طلب کیجیے



خلقت: ... قریب ہی ہے ... بھی نہیں ... ہے اور ... بھی ہے۔

جان بل: گو میری سواری کے لیے مخصوص بھی ہے اور اسکے ساتھ ایک ... بھی ہے۔

پری مہک تیل

اسمیں شک نہیں کہ اگر ... بال موجود ہیں اور اُن کے بالوں ... حسب ... ہوا ... مہک بھی ہے تو اس تیل کے استعمال سے لمبے بال ہونے لگیں گے اور عجب نہیں کہ ... کی مہک ... کی ... سے ... کے ... ہو جائے۔

موجد نے ایک ... کی شیشی میں ... کی ... بال ... قابل ... دور سے مہک کا لطف حاصل کر لیا۔ ... سال ... ال چکنانے ... درست ... طلب

... ہے ... کرنے ... کار ... ہے کہ ... اسکے استعمال سے ... ہے کیا عجب ہے کہ ... کے بارے میں ... صحیح ... کی نسبت بھی درست ہو۔ ایک روپیہ قیمت علاوہ محصول مقرر ہے۔ اسکے ... مختار احمد صاحب ... ساکن ... کھان ... ہیں۔

کحل الجواہر

یہ سرمہ حکیم ... نواب صاحب ساکن گیا (بہار) کی تصنیف ... ایجاد ہے۔ ضعف بصر اور ... چشم کے زائل ہونے کے متعلق ابھی ہمارے پاس کوئی تصدیق تحریر نہیں ہوئی مگر ہمارے ... صاحب کے ... میں ... چھوٹے ... کے ... پڑ جاتے تھے وہ کہتے ہیں کہ آشوب چشم اور درد ... میں یہ سرمہ مفید ہے اور ... صاحب بھی ... میں ... ہیں ... شہادت ... آیندہ لکھی جائے گی ... کہ ہم ... نہیں رکھتے۔ ایک شیشی کی قیمت ایک روپیہ مقرر ہے۔

آفتاب صداقت

سابق ... صاحب حال ... مرزا ... احمد صاحب سے دنیا واقف ہے آپ کی ... پوشاک جب میلی ہو جاتی ہے ... کے صاف ستھرے ہو جاتے ہیں ... کے ... نہیں ہے۔ ... ہے ... کے ... ہیں کہ یا اللہ ... اب ... سمجھ آئی ہے ... نہ جائے۔ ... شہرت ... آپ کا نام ... میں آفتاب کی ... ہے ... آفتاب ... آفتاب ... ہے کہ آپ نے آفتاب صداقت ... ایک ہفتہ وار پرچہ نکال دیا۔ ... اس آفتاب کا ... ہے۔

"صداقت" کے معنی ہیں - دوستی - ہمیں امید رکھنی چاہیے کہ دوستی کو نازک ادا رسالہ ہے جو کہ کچھ عجیب میں دکھلانے پائے گا - کیا معنی کہ مضامین اسکے عام پسند تو ہیں اور خطابیات و الہامیات کی بدولت مسلمانوں میں مقبول بھی ہونگے چنانچہ ہمکو آئندہ اعتراضات کا جواب بھی ہوں لیکن عقل و ہر آئی مضمون اس نمبر میں کوئی نہیں ہے - بہرحال جہاں جواب تو آگے بڑھ کے یہ کمی بھی پوری ہو جائے گی لکھائی چھپائی اچھی ہے - دیسی مسلمان اس سے ضرور خوش ہوں گے -



" صاحبزادے - یہ نہ سمجھنا کہ سب بعد میں صرف تین ہزار کا جہیز اپنی لڑکی کو دونگا - نہیں! اپنی موت کے بعد دو ہزار نقد اور بھی "
" دیکھیے تمہاری یادداشت نہیں ہو سکتی "

دوست "فیض آباد"

یہ ماہل سال جدید نہیں - آخر ۱۹۲۱ء کی اولاد ہے - مگر ہوا اسے نئی پود میں اس وجہ سے داخل کرتے ہیں کہ دسمبر ۱۹۲۱ء میں طرح میں جلت نہ لی حکیم مرزا آغا حسن صاحب علی اسکے ایڈیٹر ہیں - یہ پرچہ ظاہر مستقل ہے عام فوائد کا رکھتا ہے - دو سال کے واسطے دل آزار نہیں آجکل یہی بہت خیر ہے دوستی ہے - فیض آباد باوجود قدیم دارالسلطنت اودھ ہونے کے اب علمی امور سے قطع تعلق کرتا جاتا ہے - لہذا کم از کم فیض آبادی اعیان کو لازم ہے کہ اسے ترقی

دیں اور اس سے دوستی پیدا کریں - تربیت مضامین کا سلیقہ کافی ہے - اسٹر وطن دستوں کو حق دوستی ادا کرنے کی توفیق دے - یہ پرچہ ہفتہ وار ہے لکھائی چھپائی قابل اعتراض نہیں ہے -

حکایت و روایت

مباکیہ و مباسمہ

فقیری: " اے میاں اللہ تمہیں خوش رکھے - تم جیو "
مسک: " اے بیوی اللہ تمہیں خوش رکھے - تم جیو "
فقیری: " تمہارے بچے جئیں آباد رہو - شاد رہو "
مسک: " تمہارے بچے جئیں آباد رہو - شاد رہو "
فقیری: " آئی ایک ایک دو میں میں ہزار ہزار دم "
مسک: " آئی ایک ایک دو میں میں ہزار ہزار دم "
فقیری: " آئی سہرے بیاہ کے لالا نصیب ہو "
مسک: " آئی سہرے بیاہ کے لالا نصیب ہو "
فقیری: " جیسی اسی دولھن ملے "
مسک: " مرنا سانجھیم ملے "

اب تو فقیری بجنائی - کیا معنی کہ آخر میں گر مرد ان کی روح ہو گیا - اور لگا اپنی سی کہنے - اس نے خونخوار آنکھوں سے بخیل کی طرف دیکھا کہ سمجھ گئی کہ میاں کچھ دل دینے والے نہیں - دعا کے عوض دعا دیتے ہیں - آخر میں دولھن کا اعتقاد خصم سے کرتے ہیں - بیچاری اپنا سا منھ لے کے چلی گئی -

کیوں جناب! کیا حال ہوا ہوگا پڑے حاجی صاحب کا جب زردوزی کا ہار انھوں نے ایک لڑکے کے ہاتھ سے شاہ کابل کی خدمت میں پیش کروایا اور "مسلمانان ہند غریب تیم" کے جواب میں تقنطوا من رحمۃ اللہ کی پرمغز صدا سنی آ شنا کے جواب میں تاصبح وصل دلینے بوسۂ گرم از لب جوان افغانی کی جٹا جٹا خ بے معنی و غیر کتوب گفتگو سماعت فرمائی یہ بھی نہ کہہ سکے

" دکھ جو ساندہ دیوں بنا نعلی "

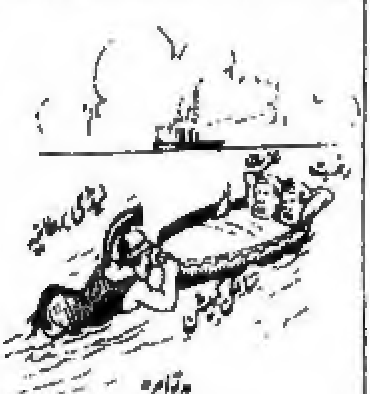
معلوم شد کہ اس جوان افغانی کو نہ دینے کی گمانتین بہ نسبت اس مسک کے زیادہ یاد ہیں طرفہ یہ کہ

مسک کے آخری جواب سے مجھے سیاہ اس کا منہ پیچکی گر یہاں انگلستان گرم کا معاوضہ کلمات سرد و نرم جا اور کلمات احترام کا مقابل بوسہ التیام ہے - چلیے غریب کی شکایت یک قلم جاتی رہی کوئی بھی نام نہ رکھ سکا کہ ہائے غریب محروم رہا - اسکے علاوہ ہے

شاہان چہ عجب گر بنوازند گدا را

بھی نہ کہنا پڑا - اس سے زیادہ وفا ہی نوازش کیا ہوگی کہ گلے میں ہار آئی تین جا جا کی ہوئی ہے

اب اور چاہیے کیا رسم شوہری ہو جائے؟
ورنہ دولت اصفیا جی کے ذریعے سے وہاں ہو سکے

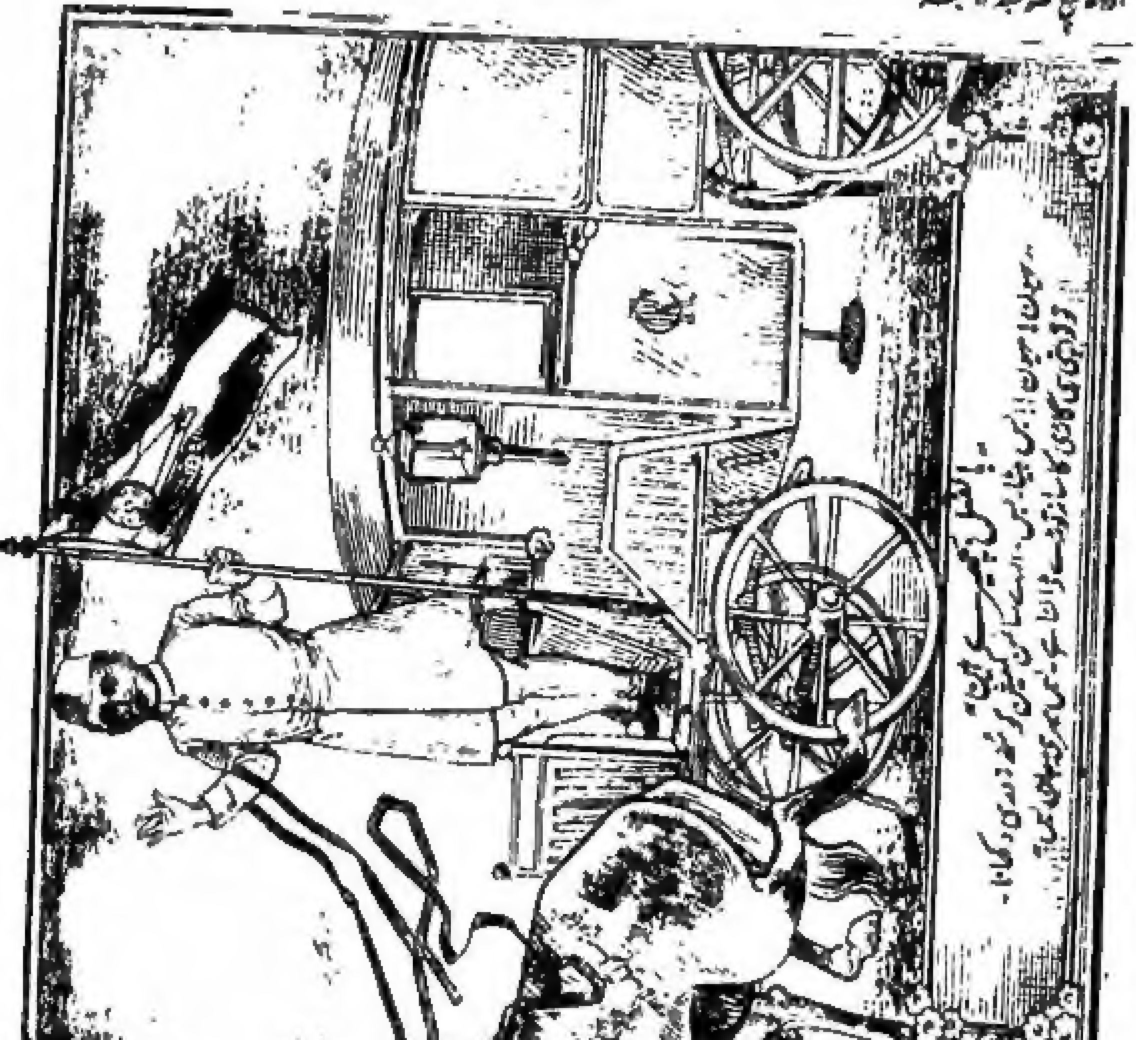


مترجم
" دوسری نیا یار لگا دے "

شاہانے کی کوئی علامت ہمارے شاہ افغانستان یہاں نہیں چھوڑ گئے مگر اپنی ذہانت کی بہت سی یادگاریں چھوڑی ہیں - ایک تو ہم کہہ چکے - دوسری یہ سننے میں آئی ہے کہ آپ جب ہم رتبہ استقبال کرنے والے جب ادھر نہ پائے تو شاہانہ تزک اور ٹھاٹھ چھوڑ کے دوستانہ روش اختیار کی اور معمولی مہمان بن گئے دعوت کی حیثیت سرکاری نہ رہی لوگوں کا خیال ہے کہ اگر شاہ موصوف یہاں کے مسلمانوں پر بل مال کرتے تو آپکی ذکاوت پر حرف آتا اور دوسرے فرقے معلوم کرتے کہ ان صاحب!

جگر جگر ہے دگر دگر ہے

یہی تو تیج تھی - بہرحال ۱۹۲۲ء کا یہ معانقہ و مباکیہ و مباسمہ اس بازی میں یادگار ہے -
تاقسم صحبت عوض بوسہ حسینان دل و جان مری ... نہ
داد و انداز جاکا شش کے اناگیر نہ


بالکل ٹھیک ہے ابّا
میاں! میاں!! بس بیٹا بس۔ اب سائمن کمیشن کو شد و دو دن دکھانا۔

تماشہ کانگریس

ہند بھی ہو جائے گا اک دن ریا کانگریس
گر یہی پرچار ہے گا اشتہار کانگریس
پھر نہ ہے پھول میں یارب اعتبار کانگریس
شیخ و شاب ہند سب ہو جائیں یار کانگریس
ڈلیوری بازی دادا بھائی طیب جی تلک
فرد تھے یہ جملہ اعضائے وقار کانگریس
رہتی پیشہ نہیں اور بہت گفتاری کریں
ورنہ دکھلانے کو ہیں سب دستار کانگریس
ٹوڈیوں میں کا نتیجہ ہونے والا ہے یہی
خودکشی کر کے بنائیں گے مزار کانگریس
ابتدائی کانگرس کی آہ وہ شہری جب یہ بزم
کیوں نہیں کرتا ہے اک پیرا شعار کانگریس
خاک میں مل جائے گی ہستی بگولے کی طرح
گر یہی قائم رہے بیل و نہار کانگریس
خودسری کو چھوڑ دو جس میں ہی پل کر رہو
ہم صفیرو دیکھنا ہے گر بہار کانگریس
مذہب و قومی کو سب اختیار اے اہل ہند
اور سب کملا کر دو سید ادارہ کانگریس
جسکو دیکھو اک جماعت کا بنا ہے سرگروہ
حد سے بڑھتا جا رہا ہے انتشار کانگریس
نوجوان پر لگے ہوئے ہیں نعرۂ حق سرا
دل لبھاتا سب کا سروِ جوئبار کانگریس
ایک دن ہوگا ترقی اور تازی پر سوار
آجکل کہتے ہیں جسکو شہسوار کانگریس
خزاں دور اور آئے جوش پر فصل بہار
ہند کے گلزار میں چہکے ہزار کانگریس
جیت لیں بازی مخالف ...
مقصد پر چلائیں دستکار کانگریس
کیوں طریقے میں ... پیار کی ہے آہ
کیوں یہ کھٹکا جا رہا ہے راہ پیار کانگریس
پھول پر ہرگز نہیں پڑتی ہے ظالم کی نگاہ
چشم دشمن میں کھٹکتا جاتا ہے خار کانگریس
دل میں کیوں لاتے ہو یارو تم تکابر خیال
آؤ ہم سب مل کے ہو جائیں نثار کانگریس
چین و جاپان ترکی و ایران نہیں خالی رہے
ہند بھی تجھ پر فدا ہے اے نگار کانگریس
بھائی انصاری کہیں گر وہ نہ کر بیٹھے دوئی
دونوں ہاتھوں سے پکڑ لینا مہار کانگریس
اے مسیحائے طبیب ملک و ملت دیکھنا
فرد وہ میں ہو گئے ہائے ان شمار کانگریس
ہے ..... قوم کی بھی ہے یہی خواہ وطن
اسلئے سمجھا ہے خدمت گزار کانگریس

خاکسار ...

اودھ رائل فیملی ایسوسی ایشن لکھنؤ

کسی شاعر کا قول ہے



یہ بچے دعا گو میں بندھا ہے

چھوڑ کر ہم نے امیری کی فقیری اختیار
بوریے پر بیٹھے ہیں قالین کو ٹھوکر مار کر

بہادر شاہ ظفر مرحوم فرماتے ہیں ۔

یا مجھے افسر شاہانہ بنایا ہوتا
یا مرا تاج گدایانہ بنایا ہوتا

اودھ کا خاندان شاہی امیری کے جنجال سے قطعاً چھٹکارا پاتا جاتا ہے۔ اسلئے قالین پر ٹھوکر نہیں ماری آمدنی کم اور خرچ زیادہ۔ تعلیم اولاد کا سامان ندارد افسر خاندان کی بے پروائی مردم شماری بڑھانے والی کارروائی کی جانب بہت کی زیادہ مصروفیت امیرانہ عادات۔ وہ آمدنیں دیکھیں کہ قالین کا سرا بھرتا گئیں اب بچھاڑی زمین ہے ۔

نہ بوریا بھی میسر ہوا بچھانے کو
ہمیشہ خواب ہی دیکھا کیے چھپرکھٹ کا

افسر شاہانہ کمپنی کی حریصانہ نوازشوں اور ... کی بدولت گنگا پار جا چکا مگر اپنے لوازم چھوڑ گیا بقول بوالفصین کے "آپ ہی میاں وعدہ باز آپ ہی میاں کھیت کھلیان" ہستی کے آبخورے میں پانی نہیں - آپ خاصہ نوش فرماتے ہیں - روٹی دال نہیں - خاصہ ادش کرتے ہیں - رہ گیا فقیر مزاج - وہ کسی کارخانے میں بنتا نہیں - وہ خود ہی سر پر اندھا جاتا ہے بشرطیکہ صفات موجود ہوں -

اقوام عالم کی دیکھا دیکھی اودھ کے خاندان شاہی نے بھی ایک انجمن کی اینٹ بنا ڈالی اور آج کوئے پاس اسکی افتتاحی تقریب میں شریک ہونے کا موقع آ گیا - انجمن کا قیام ۱۹۳۵ء میں ہو گیا تھا تین چار برس کے بعد اکھڑا چھپرا اس لئے اس دکھڑے کو بھی ہم تحائف سال نو کی فہرست میں داخل کرنے کا حق رکھتے ہیں - انجمن کے افتتاح کا فرض ہمارے ملک کے ہردلعزیز لکھنؤ کے زندہ دل ڈپٹی کمشنر مسٹر گرین ادا کریں گے ہمارا تجربہ ہے کہ مسٹر گرین جس کام میں ہاتھ ڈالتے ہیں اس میں برکت ضرور ہوتی ہے - دیکھئے کشتی کے دنگل ڈنڈ پیل رہے ہیں - کنگ ... لشکر ... ہے - اگر اس کھیل میں بھی ان کا جی لگ گیا تو امید ہے کہ ان گدایانہ تاج پر سر کے پیوند ... تاج کی اصلی حالت سے بعینہٖ راز ہی سی ... حکومت کو مطلع کر دیجئے - مثل مشہور ہے "... " حکومت صاحب ہے اس نے انھیں ہاتھوں سے ملک پایا ہے لیے جو بڑے وعدے بھی کیے ہیں اپنے پاس سے نہیں تو اس توفیری کی رقم سے جو ہر سال ... کی نال اور ردی گھر سے ... کی طرح ہوتی چلی جاتی ہے اس خاندان کی فلاح و بہبود میں مدد عنایت کرے گی -

خط و کتابت کے وقت نمبر خریداری ضرور لکھیے ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف ۔ (منیجر)

مولانا پنچ کی نوٹ بک

قرآن بخط مصنف

ایک صاحب کے پاس نہایت غلط لکھا ہوا قرآن تھا۔ کسی دوست نے پوچھا کہ حضرت یہ کس کا لکھا ہوا ہے؟ جواب دیا کہ حضرت مصنف اسکے کاتب ہیں۔ وہ گھبرا کے صورت دیکھنے لگے تو انہوں نے کہا۔ اپنی صورت کیا دیکھتے ہو۔ یہیں مشکل چند الفاظ صحیح ملیں گے لہذا یہ قرآن آسمانی قرآن نہیں ہے کاتب بھی اسکا مصنف ہے۔

بعض اسلامی جرائد اپنے پرچے کا وقار بڑھانے کے واسطے غلط سلط آیتیں اور غلط ترجمہ لکھتے رہتے ہیں۔ غالباً انکے پاس بھی مصنف کے ہاتھ کا لکھا ہوا قرآن پہونچ گیا ہے۔ یہ جاہل اور کم مایہ اخبار نویس قرآن کے ساتھ دل لگی کر رہے ہیں۔ کمبخت نہ تفسیر سے واقف نہ ترجمے سے۔

ایک صاحب ننگے پھر رہے تھے کوئی ہنسے تو بگڑ گئے۔

ذلیے ہم پر کیا ہنستا ہے اپنی آنکھوں پر آنسو بہا جن کا پانی ڈھل گیا ہے جب پڑتی ہیں بری جگہ پڑتی ہیں۔

غالباً ان غلط کرداروں کا جواب بھی ایسا ہی منطقیانہ ہوگا۔

نظم ضمیمہ

اس نمبر کے ساتھ جو ضمیمہ شائع ہوا ہے ایک استاد فن کا نتیجۂ طبع ہے حضرت نے اپنا نام چھپانا پسند نہیں کیا ہے مگر یہ اخلاقی ذمہ داری چھپانا اچھا نہیں۔ بزرگ مذاق طبیعت رنگ کلام اور قدرت نظم سے پہچان لینگے۔ صفت یہی ہے ہمارے دفتر پر پیٹ کے ہلکے ہونے کا الزام عاید ہوگا۔ لہذا ہم جب نہیں تو دوسرے ہفتہ ہم ان سے اجازت لے کے نام شائع کر دینگے۔

ایک میاں نے اپنی لونڈی کا بوسہ لیا اور تاکید کی کہ خبردار بی بی سے نہ کہنا۔ لونڈی بڑے اطمینان سے بولی:۔

"اے حضور بھی بارہ برس سے بی بی دروازے پر دربان کے ساتھ چلبلیں کیا کرتی ہیں میں نے تمہیں خبر نہ کی تو ایک پیار کس گنتی کس شمار میں ہے۔ بندی ایسی اوچھی نہیں ہے"

حضرت ناظر خراب علیہ الرحمہ کا یہ پیارا بھی بارہ برس کی چیل کے انڈے سے نکلا کے رہتا ہے ہم کیا کریں۔

عشق مجازی کا جوش

"بوسہ تیز دم اڑانے کا ہے بنے"



اللہ رے عشق۔ سنتے ہیں کہ بمبئی میں ایک مقدمہ درپیش ہے۔ اس مقدمہ میں مجرم یا ملزم بیچارا بیسری کی وجہ سے دھر آیا ورنہ درحقیقت کوئی جرم نہیں کیا تشکر و حسانمندی کے اظہار میں کوئی شخص کسی کی دست بوسی کرے۔ بوسہ باز صاحب کو دیکھ کر وہ ہونے کا دعویٰ ہے۔ آپ بچے کو ڈری ہے بیٹ ٹھیرا پر بڑھ گئے یا کسی کی دل روز تھا جون کے زور شاہی نے گرا لاٹھی بنا کے اوپر کھینچ لیا۔ یوں بھی کہ سکتے ہیں کہ گر رہے تھے ترو عشق کی لنتی لیٹی اور باد گیر شوق نے اچھال کے آپ کو گرا دیا۔ بہر کیف خوشی و ناخوشی سے اسی پنچ پر جا کے ڈٹ گئے جس پر مطلوب آرام گیر تھا۔ نرم گرم خواہ مخواہ نازک بیلیں اس پر سکے کٹ پر ٹھیس کرتا رہا اور مطلوب نے بھی زبان نرم کو کارا

گر بقول حضرت مرزا سے

مجھے بھی ضد ہے دیکھوں تو مجھے کیونکر اٹھاتے ہیں
اٹھانے میں جنازہ وہ راستے اٹھاتے ہیں

آپ کسی طرح نہ ہٹے۔ پنچ کے جیون جائز ہو گئے آخر تیر اوڑ نے ترا یہ طلب کیا حضرت آزاد بھی تھے عاشق بھی تھے با صبر بھی تھے پاس بیٹا کیوں ہونے لگا تھا مطلب یہ بس صاحب کا دل اکڑ گیا۔ انھوں نے عاشق وارفتہ کا کرا یہ بھی اپنی گرہ سے ادا کیا۔ اس فیاضی پر میاں عشق دل سے آپ ہو کے خلق میں خلق سے دبیلی کرکے ہونٹوں پر آ رہے پھر ہونٹوں سے جست کرکے معزز دست پر دور کی طرح اس صاحب کے لپیٹ گیا ہاتھ کے آڑے پر بصورت بوسہ جا بیٹھے سے

انداز کے بلبل بہ قفس در بوستان افتد
مرا بوسہ بلبل کے ہاتھ پڑیں پر کیا بیٹھا

مقدمہ چل رہا ہے بقول جوان آپ نے اس حرکت سے انکار نہیں فرمایا کہنے لگے یہ میں ہوں جگت گرو۔ دنیا کی عورتیں میری لڑکیاں ہیں۔ بوسہ لے لیا کر لیا ہوا۔ دیکھیے یہ ہے عشق کیا رنگ دیتا ہے۔ پیارے عزیز کے گر سے چوک ہو گئی اگر اسلام اخوت کا رشتہ پہلے ہی سے ظاہر کر دیتے تو اتنی عجز کی ضرورت بھی اور شفقت عشق تا گمانی پر صدا سے زیادہ بلند ہوتی۔ خیر اب تو آدمی جاتا ہوا کو کچھ بھی رپورٹ کر بیٹھی۔

مولود باج گیر لیلی ہوس ٹیکس

خبر ہے کہ گاندھی جی کے پانچ سال کی خوشی منانے کے لیے مہاراجہ بڑودہ کے یہاں کھلونے ہوئے دو روز تک جشن نہیں بلکہ جشن ولادت کا بیچ انگھا ایک صاحبزادہ ہو پڑا۔ آپ جانتے ہیں کہ اس ملکیں بھی نہیں سکتا ہے کہ ریس ٹیکس لگنے والی رہائی نہیں ہے مجھ سے بھی کسی کی ایک حادثہ کی۔ کمزور کیا تو نے رہایا کی شامت آئی ہو ایک گاؤں پر جشن ٹیکس کا بوجھ ٹیکس بنا ہے۔ یہاں بڑے گاؤں بنجر مفلس غریب رعایا کو امید رکھنی چاہیے کہ ابھی ایک ٹیکس کی جگہ خالی ہے۔ بیچے سنگین خدا کے ایسے خراب ہیں کیکس بڑھانے والے ماتھ کر کے کلام کا ہم کو تاب بنا دیتے ہیں۔ اگر مہاراجہ صاحب کو بھی یہ عرض ہو اور پھر یہ نہیں ہے یہ بڑا بھائی ہے اسکے علاوہ خدا کے صاحبزادہ کو۔ ابھی یہاں پر جنم لینگی گی رہے

مشہور عالم دواخانہ معدن الادویہ کے تیار کردہ تیر بہدف ادویہ

حلوائے مغز جوز مقوی

[illegible]

قیمت فی بکس

۴۰ خوراک (...)

بالم عنبری دو آتشہ خاص الخاص

[illegible]

فی بوتل پانچ روپیہ (صہ)

تین بوتل کے خریدار کو ایک گلاس بطور تحفہ

طلائے مسیحی

[illegible]

قیمت فی شیشی

آٹھ روپیہ (...)

حب یاقوت مقوی و ممسک

[illegible]

قیمت فی بکس ۴۰ خوراک معہ

محصول ڈاک پانچ روپیہ (صہ)

ہر قسم کا طبی مشورہ دواخانہ معدن الادویہ کی مجلس اطباء سے مفت حاصل ہو سکتا ہے صرف جوابی ٹکٹ درکار ہے

فہرست کلاں مفت طلب فرمایئے

فرمائش کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیجئے | منیجر دواخانہ معدن الادویہ وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ

سکھ سنچارک کمپنی متھرا کی تیار کردہ ادویات

گورنمنٹ سے رجسٹرڈ

سدھا سندھو — [illegible]

[illegible]

دودھ کیسری — [illegible] قیمت ...

السعادہ — [illegible]

اپنے شہر کے دوا فروشوں

سے طلب کرو

سول ایجنٹ برائے دہلی پنجاب — ال جابر آفس چاندنی چوک دہلی

سول ایجنٹ ... [illegible]

[illegible]

پری مہک تیل

[illegible]

... قیمت ... محصول ...

... [illegible]

ملنے کا پتہ اور آزمائش کیجئے

[illegible]

مختار احمد بخاری مرچنٹ موجد

[illegible]

مجلدات اودھ پنچ ۲۷-۱۹۲۶ء

[illegible] قیمت فی جلد ... معہ محصول۔

المشتہر: منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

نایاب اور بیش بہا تحفہ

[illegible]

تین شیشی ... محصول معاف

المشتہر

حکیم سید ... نواب بیت الشفاء گیا (بہار)

سچا ہمدم و دلی دوست

[illegible]

وید شاستری جام نگر کاٹھیاواڑ

ایجنٹ ... [illegible]

غذائے روحانی

معارف النغمات

یعنے

وہ بے نظیر کتاب جس نے سچ مچ ہوا میں گرہ لگائی

اور

ایک گراموفون کیطرح سرون کے محفوظ رکھنے بلکہ گلے کے جملہ حرکات کا غذ پر لکھ لینے کے قواعد سکھائے

یہ ایک مشہور و معروف کتاب ہے

اس کے حصہ اول کے تین ایڈیشن شائع ہو چکے اور جاننے والے جانتے ہین کہ تا حال موسیقی کے جزو علمی پر اس سے بہتر کتاب شائع نہین ہوئی اب اسی کتاب کے

حصہ دوم مین مصنف نے

زمانۂ قدیم کے علم سینہ

کو

علم سفینہ بنایا ہے

یعنے

تان سین [illegible] اساتذۂ فن [illegible] کی ہوئی دُھرپد اور ہوری کا نقشہ کتاب پر کھینچ دیا ہے

اُستاد محمد علی خان

میان تان سین کے آخری یادگار تھے صد ہا [illegible] دُھرپد [illegible] نقل کر لیے گئے ہین لطف یہ کہ اگر آپ سُر گلے سے ادا کرنے پر قادر ہین تو کتاب کے [illegible] سمجھ لینے کے بعد [illegible] اس کتاب مین لکھ دیئے گئے ہر ایک راگ کو برت سکتے ہین جسطرح کہ استاد خود تعلیم دیتا وہ ایک [illegible] ستار گت [illegible] نکال سکتے ہین انکے علاوہ [illegible] آپ کو اس کتاب مین ملیگا۔ فی الحقیقت مصنف نے لاکھون روپیہ صرف کیا اور ایک عمر کی محنت کا ماحصل اس کتاب کو مرتب کیا ہے۔ حصہ دوم نہایت مقبول ہوا۔ تمام ہندوستان کے استادون کا سرمایہ نادر موجود ہے۔ قیمت پانچ روپیہ حصہ اول کی [illegible] فی جلد محصول ڈاک بہرحال ذمہ خریدار۔

المشتہر منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

(لطف) حیوۃ کے استعمال کا بہترین زمانہ موسم سرما ہے۔ صفحہ ۱۲ و ۱۳ کے درمیان پشتی پر اشتہار ملاحظہ ہو۔